الله ولی التوفیق

مطبع مخزن الاخبار

مسمّٰی بہ مادۂ تاریخ

تحفۂ خسانِ المعانی

[illegible]

ومنہ الوصول الی التحقیق

بسم الله الرحمن الرحيم

حامداً لمن هدىنا الى صراط مستقيم. وامرنا في الدين باتخاذ العقل القويم. وجعلنا من امة نبيه الكريم. وممن اتبع ملته واحبه وآله اولي الفضل العظيم. وجعل العقل لنا قسطاسا نفرق به بين الحق والباطل ونتميز في الناس من بين العاقل والجاهل. ومصليا ومسلما على النبي محمد الذي هو في الشرف والرتبة من سائر الانبياء اقدم واكمل. وآله الذين قدرهم عند الله من جملة الاولياء بل الانبياء اتم وافضل. اما بعد كهتا هى

يه عاصي الواثق بالله الغني سيد محمد الحسيني بن سيد جعفر الحسيني مرحوم

ست جلوۂ مفتِ سنت دیدنی دارد نہ قصۂ ما شنیدنی دارد کہ ہم سُنتے
تھے کہ یکُ خانِ معزز مجلسوں میں روبرو ہر شیعہ کے مسائلِ فروعیہ کو اُنکے
بیاں کرکے اکثر ہتک میں مومناں کی بجاں سعی کرتے ہیں

اتفاقاً دریں ولا ایک مجلس میں وہ اِس حقیر سے دوچار ہوتے ہی
جھٹ پوچھ بیٹھے کہ آپ کے مذہب میں کتنی عورتیں حلال ہیں ہم
ہی نے کہا کہ چار عورت ایک منکوحہ دوسری ممتوعہ تیسری الغیر
مملوکہ چوتھی کنیز تحلیل کہ مالک اُسکا ایک شب کے لئے بغیر استبرا کے
اُسکو دوسرے پر حلال کرتا ہی چنانچہ ایسا ہی کتابِ جامع عباسی
میں لکھا ہی مگر ہمارے مذہب میں استبرا شرط ہی اِس اثنا میں
مجلس برہم ہوگئی ع جو سنا کرتے تھے کانوں سے وہ آنکھوں دیکھا
مگر نام اُنکا یہاں مذکور نہیں کیونکہ جواباتِ ذیل سے تنبیہ عوام
کی اور حق پسندی خواص کی ہمکو منظور ہی نہ بحث و مناظرہ کسی سے

جواب اول

جواب اول کتاب مذکور کے مسئلہ تحلیل سے چند فقرے فارسی
جو یہاں ضروری ہے لکھے جاتے ہیں فقرۂ اول در مسئلۂ تحلیل خلاف است
فقرۂ دوم فصل اباحت و تحلیل است و آنچنانست کہ شخصے بدیگرے
دخول کردن کنیز خود را حلال کند فقرۂ سیوم خلافست میان
مجتہدین کہ این قسم داخل قسم اول است یا داخل قسم ثانی ۔ پس جو
مجتہد کہ اسکو داخل قسم اول جانتے ہیں انکے نزدیک تحلیل کرنا کنیز کا
چھے شرطوں سے جایز ہی فقرۂ چہارم شرط اول ایجاب است اور ذکر صیغہ
اسکے فقرۂ پنجم شرط دوم قبول است اور ذکر صیغے کا اسکے انتہیٰ
ہمنے مسئلہ مذکور کو خوب دیکھا پر کہیں ذکر ایک شب کا اور غیر استبرا کا
نہیں پایا پس انھوں نے جو کہا کہ نزدیک امامیہ کے کنیز ایک شب
کے واسطے بغیر استبرا کے دوسرے پر حلال ہوتی ہی پس یہ غلط محض
ہی اور فقرہائے مذکور چہارم و پنجم سے ثابت ہوا کہ تحلیل میں صیغہ

ایجاب و قبول کا شرط ہی پس ہم یہاں کہتے ہیں کہ خواہر و دختر کو باجرائے
صیغۂ ایجاب و قبول کسیکو دخول کے لئے دینا شرع میں جایز ہی مگر
کنیز کو دینا مذہب میں خانِ معز کے جایز نہیں اسی لئے انھوں نے
تحلیل میں تعرض کیا ہی اور فقرہائے مذکور اوّل و سیوم سے ظاہر
ہوا کہ مسئلۂ تحلیل میں مجتہدین کو خلاف ہی پس ایسے مسئلۂ مختلف
فیہ کا تعرض کسی سے بعد جاننے رائے اسکے مجتہد کی اُس مسئلے میں کیونکر
جایز ہوگا کیونکہ وہ شخص بھی کہہ سکتا ہی کہ اِس مسئلے میں رائے میرے
مجتہد کی یوں نہیں ہی **جواب دوم** کہ ہم جناب علاّمۂ مرحوم کے
مقلدوں سے نہیں پس اُنکی کتاب کے مسئلے سے ہم پھر وے کیوں
اعتراض کیئے بلکہ ہو سکتا ہی کہ ہم جناب علاّ کی رائے کے قایل
نہوں بہ سبب تقلید ہمارے مجتہد حی کے جیسا مقلدان حنفی کے
مسئلۂ شافعی کے قایل نہیں ہیں اور ایسا ہی اُنکے مقلدان اُنکے

مسئلے کے قابل نہیں پس باوجود اسکے نزدیک اہل خان معز کے
پھر بھی اس مسئلے کا تعرض ہمسے جایز ہو تو ہم بھی ام مزنیہ کا
تعرض جو مسئلہ شافعی کا ہی مقلدوں سے حنفی اور مالک
وغیرہ کے کر سکتے ہیں اور تعرض نکاح متعہ کا جو نزدیک مالک
کے مباح ہی اور نکاح موقت جو نزدیک زفر کے صحیح ہی ہم لوگ
انکے مخالفوں کے مقلدوں سے کر سکتے ہیں پس اب حوالہ مسئلہائے
مذکور کا معتبر کتابوں سے تسنن کے ضرور ہی کہ جیسا کہ تسنن کی کتاب
دائر الاصول کے بحث نہی میں لکھا ہی کہ قال الشافعی لا یثبت
حرمة المصاهرة بالزنا وهي حرمة المرءة علی اباء الرجل
وعلی اولاده وحرمة امهاتها وبناتها علی الرجل۔
پس اس مسئلے کو ام مزنیہ اس لئے کہتے ہیں کہ نزدیک شافعی کے حرمت
مصاہرۃ کی یعنی سسرال کی بسبب زنا کے ثابت نہ ہونے سے حرمت مادر کی

پسر سے اور حرمت دختر کی پدر سے اور حرمت ساس کی داماد سے ثابت
ہوجاتی ہے یعنے وطی کرنا مردانِ مذکور کا زنانِ مسطورہ سے جائز ہے
پس ایسے ہی مسئلوں سے شاید علمائے احناف نے اپنی کتابوں میں شافعی
پر جہل الشافعی کا طعن کیا ہے اور جلد دوم ہدایہ کہ فقہ حنفیہ کی ہے
اُسکے کتاب النکاح کے فصل محرمات میں بھی مسئلہ ام مزنیہ کا لکھا ہے
پھر حاجت اُسکے ایراد کی نہیں اور اُسی کتاب میں بعد اسکے لکھا ہے کہ
نزدیک حنفی کے نکاحِ متعہ باطل اور نزدیک مالک کے جائز ہے کیونکہ
مالک کہتے ہیں کان مباحا فیبقی الی ان یظہر ناسخہ پھر اُسکے
جواب میں حنفی کہتے ہیں کہ یثبت النسخ باجماع الصحابۃ
پس اِس سے ظاہر کہ متعہ نزدیک مالک کے نص سے مباح ہوا ہے
اِسی لئے مالک نے دلیل نسخ کی متعہ کے چاہی ہے پس نسخ اِس نص
کا نزدیک حنفی کے اجماع صحابہ ہے مگر ہم کو یہاں بڑا تعجب

ہی یا نص یعنے قرآن کس میں یا اجماع سے باطل ہوتا ہی پھر مالک اُسی فرقے سے ہو کر خلاف اجماع کا کیوں کیا ہی اور اُسی کتاب میں بعد اُسکے لکھا ہی والنکاح الموقت باطل مثل ان یتزوج امرأۃ بشہادۃ شاہدین عشرۃ ایام مثلاً وقال زفر ہو جائز صحیح لان النکاح لا یبطل حاصل اسکا یہ ہی کہ جس میں تعین وقت کا اور دو گواہ ہو دیں وہ نکاح نزدیک حنفی کے باطل اور نزدیک زفر کے جو اُنکے شاگرد ہیں جایز اور صحیح ہی کیونکہ اصل نکاح باطل نہیں ہوتا ہی پس ہم یہاں کہتے ہیں کہ متعہ اور موقت دونوں ایک ہوئے کیونکہ متعہ میں بھی وقت معین ہی اور جس جانے تہمت زناکی ہوتی ہی وہاں نکاح متعہ میں بھی دو گواہ لیتے ہیں اس صورت میں بدلیل قول زفر یہاں متعہ میں بھی اصل نکاح باطل نہو گا اور بخلاف شافعی کے وطی کرنا دبر میں عورتوں کے نزدیک مالک کے جایز ہی لیکن انسیے

اور بہت مسئلے ہیں کہ جب ابو المعالی جوینی حقیقت میں مذہب شافعی کے
جو لکھا ہی اسمین مذکور ہی کہ نمازی نبیذ میں غوطہ مارکر دباغی پوست کو
کتی کے اگر ربع اسکا نجس ہووی ستر عورت کرکے نماز پڑھنا اور نماز میں
بجای اللہ اکبر کے ترجمہ اسکا فارسی یا ترکی یا ہندی کہنا اور ترجمہ مدھامتان
دو برگ سبز کہنا اور نجاست خشک پر سجدہ کرنا یہ سب نزدیک ابو حنیفہ کے
جایز ہی اور شرح ینابیع میں مذکور ہی کہ حنفیہ قایل ہیں کہ باہر آنا نماز سے ساتھ
سلام یا کلام یا حدث کے یعنی گوز کے درست ہی اور نزدیک ابو حنیفہ کے
سوای شراب کے سب مسکرات حلال ہیں مگر بیہوشی حاصل نہو کیونکہ بیہوشی
نزدیک انکی حرام ہی نہ نشہ والی چیز چنانچہ شرح وقایہ میں مسطور ہی کہ
واسطے حد شراب شروط ہیں کہ اول مست مدہوش ہونا دوسرا ادایم السکر
رہنا تیسرا بینی کو لوگوں پر ظاہر کرنا اور مستی سے باہر آنا چوتھا لڑکے
مسخرگی کرنا ہیں یہ شروط اگر نہ پایا جاوین و مانع حد شراب کا نہیں

اور اسی کتاب مین ہی کہ پوشیدہ شراب پینا مضر عدالت نہین
اور کتاب حیات الحیوان مین لکھا ہی کہ شطرنج کہیلنا نزدیک
شافعی کے جایز ہی اور فضل بن روزبہان شرح نہج الحق مین
لکھا ہی کہ راگ عروسی مین نزدیک شافعی کے جایز ہی اور
سوای اسکے مکروہ اور شرح وقایہ مین ہی کہ راگ واسطی اپنے مضر عدالت
نہین مگر واسطی غیر کے البتہ مضر عدالت ہی اور حاشیہ شرح وقایہ
جو چلپی سے ہی اسمین بہی مستفاد ہوتا ہی کہ نزدیک امام مالک کے
وطی کرنا غلام سے جایز ہی چنانچہ نزدیک حنفی کے واطی پر غلام کے حد نہین
اور شرح وقایہ مین ہی کہ غسالۂ وضو نزدیک حنفیہ کے نجس ہی بہ نجاست غلیظہ
اور نزدیک ابو یوسف کے بہ نجاست خفیفہ مگر غسالۂ مقعد پاک ہی اور
علمای بخارا سب کے سب اخباری ہین یعنے فقط حدیث پر عمل کرتے
ہین نہ اصول حنفی اور شافعی وغیرہ کے مثلاً آب قلتین شافعی کا نزدیک انکی نجس ہی الی ہی

بہت اختلافات ہیں کہ یہہ رسالہ گنجایش انکی نہیں رکھتا ہی بلکہ خود اہل
تسنن بھی اِن اختلافات کے قابل ہیں بلکہ جواب ہیں نہ کہ کہیے ہیں کہ مجتہد
مخطی کو ایک ثواب ہی اور وہ خان معترض پر جو کہیے ہیں کہ تمارے مذہب
میں استبرا شرط ہی اِس سے یہہ ثابت ہوتا ہی کہ تسنن میں تحلیل با استبرا
جایز ہی اور جو کہیے ہیں کہ مذہب میں امامیہ کے چار عورت حلال ہیں
کہ جسکا ذکر ہوا مگر یہاں وہ یہہ نہیں سمجھے کہ تسنن میں آٹھ عورت
حلال ہیں بایں تفصیل منکوحہ اور کنیز اور ممتوعہ بقول امام مالک اور
موقتہ بقولِ زفر اور کنیزِ تحلیل با استبرا بقولِ خانمعترض اور بقولِ
شافعی اُم مزنیہ اور بنتِ مزنیہ اور خود مزنیہ پس وہ خانمعترض ایسے
مسئلوں کو کہ جنکا ذکر ہوا اپنے مذہب میں رکھکر پھر کیوں امامیہ کے
مسائلِ فروعیہ پر اعتراض کرتے ہیں بلکہ جہاں اعتراض نہ لگے وہاں بھی
دخل دیتے ہیں جیسا کسی محل میں کہا ہی کہ میت شیعہ کی گتے سے بھی

بخشی ہی کہ جس میت کو پیش از غسل مس کرنے مجھے مذہب میں امامیہ کے
مس کرنے والے پر غسل واجب ہوتا ہی کیونکہ کتّے کو مس کرنے سے کہ تھا
دھونا لازم آتا ہے نہ غسل پس ہم یہاں کہتے ہیں کہ مثلاً اہل اسلام کی
شرع سے ثابت ہی کہ قرآن کو کافر مس کرنا درست نہیں اِس صورت میں کوئی
کافر اِس نوع کا اعتراض کسی مسلم سے کرے کہ مسلمان حالت جنب میں
کیا کافر کے برابر ہی جو اسکو بھی قرآن کو مس کرنے کا تمہاری شرع میں حکم
نہیں اگرچہ وہ مسلمان ولی اللہ ہووے پس یہاں وہ مسلم اُس کافر کو جو جواب
دیتا ہی وہی جواب اِس جائے اُس خانِ معز کا ہی طرف سے شیعہ کے ملک
اعمالِ حسنہ کو شیعہ کے نسبت افعالِ قبیحہ سے دیکر طعن و تشنیع کیئے
ہیں جیسا کسی مجلس میں عید غدیر کو ایام جنوری سے جو نصارا کی خوشی
کے دن ہیں نظیر دیکر انھوں نے کہا ہی کہ ہمارے نزدیک عید دونوں
عید برابر ہیں جزاہ اللہ تعالی جواب سوم علمائے مرحوم مسئلے میں تحلیل کے

ذکر استبرا کا یعنے رحم کی پاکی کا نہیں لکھنے سے اُس خانمعز نے جو سمجھا کہ تحلیل
میں استبرا شرط نہیں ہی پس یہہ تجاہلِ عارفانہ ہی کیونکہ انکو یہہ علم ہی کہ
ہر مسئلہ اپنے بحث میں متحقق ہوتا ہی پس یہہ مسئلہ فقط حلیت کا تحلیل
کی ہی نہ بحثِ استبرا میں اسی وجہ سے عُلما نے وہاں ذکر استبرا کا نہیں
فرمایا بلکہ شانِ مسئلے سے عدی کی کنیزِ تحلیل غیر مدخولہ مالک کے یا حالت
استبرا میں رکھہ چاہیے پھر بھی اُس خانِ معز کو اِس مسئلے میں اشکال ہو تو اِس
صورت کو اپنی کتابوں کے مسئلوں کی شان سے دریافت کریں مثلاً کتابوں
میں نسن کی باب غسل میں لکھے ہیں کہ حشفہ قبل یا دبر میں غایب ہوتے
ہی فاعل و مفعول پر غسل واجب ہوتا ہی فقط پس علمائے نسن اِس مسئلے
میں حرمت وطی فی الدبر کی نہیں لکھنے سے یہہ نہیں لازم آیا کہ مطلقاً
وطی فی الدبر جائز ہی کیونکہ وہ مسئلہ غسل کا ہی نہ بحثِ وطی فی الدبر
میں پس وہ خان معز عبارت سے مسئلہ مذکور کے قایل [illegible] الدبر کی

حلّیت کے ہیں تو یہاں تحلیل میں بھی استبرا شرط نہیں ہے کر کے قایل ہونگے
ولو بالفرض نزدیک علمائے مرحوم کے کنیز بغیر استبرا کے دوسرے پر ہرچند حلال ہو
تب بھی اس رائے خطا پر اُس مرحوم کے بقول اہل تسنن ایک ثواب ہے
کہ جسکا ذکر ہوا جواب چہارم مشتمل ہے تنبیہ اُس خان معز پر یہ کہ مسئلہ بھی بخوبی
ظاہر ہو گا کہ مسایل فروعیہ سے اور علماء ایک فرقے کے ان مسایل میں
باہمدیگر اختلاف کرنے سے بدمذہبی یا فرق فرقہ ناجیہ اور ناریہ کا تمیز
نہیں ہوتا ہے اگر اعتقاد اُس خان معز کا خلاف میں اسکے ہو تو بڑی
قباحتیں لازم آتی ہیں اول یہ قباحت ہے کہ ہر چہار مذہب تسنن جو
مشہور ہیں بہ سبب مسئلہائے مختلفات یکدیگر کے کہ جنکا ذکر ہوا ہر ایک
تہتر فرقوں سے اسلام کے ایک فرقہ ہونا یعنے اُن چار مذہب میں سے ایک
مذہب ناجی اور باقی تین مذہب ناری ہونا لازم آتا ہے مگر ایسا نہیں
بلکہ جو علما کہ اصول میں ایک فرقے سے ہیں مسایل فروعیہ میں باہمدیگر اختلاف

کرنا انکا رحمت ہی۔ تیس او فرقہ ان تہتر فرقوں کا مسایل الہیات
اور اصول اعتقادات سے جداگانہ بوجھا جاتا ہی پس اس خانمعز کو
در دریافت حق و باطل کی ان فرقوں کے اگر منظور ہو تو ہر فرقے کے علما سے
مسایل الہیات اور اصول اعتقادات میں مباحثہ کریں نہ ایسے مسئلوں میں کہ جنکا
ذکر ہوا کہ سبب جسکے ناخوشی طرفین کی اور باعث رنج و عداوت کا فیمابین
کے ہو جاوے۔ اب آیندہ اسی خان معز کو معلوم ہو کہ پھر کبھو ایسے حرکات
نکریں اور ہتک میں شیعیان آل نبی علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سعی
بے فایدہ اور گستاخیہائے عبث نکریں وما علینا الا البلاغ

وبہ الاختتام والفراغ

قطعہ تاریخ لمولفہ

بارک اللہ یہ نسخہ عالی — فیض یزداں سے ہوا جب پورا
پی سال اسکے دل حق بین نے — تحفہ خان معز لکھا

4405

S/A